فرمایا کرتے تھے کہ تصوف کیلئے چار چیزیں ضروری ہیں۔ قلۃ الکلام، قلۃ المنام، قلۃ الطعام، قلۃ الاختلاط مع الانام۔

دیوبند میں اسی قیام کے دوران حضرت خواجہ صاحبؒ نے حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے مزارات پر مراقبہ بھی فرمایا پھر ایک مجلس میں حضرت نے ان دونوں حضرات کا حیات کے زمانہ کا حلیہ بیان فرمایا جو حرف بحرف درست تھا حالانکہ حضرت خواجہ صاحب کو ان حضرات سے ملنے کا کبھی اتفاق نہ ہوا تھا، اور مولانا قاسم نانوتویؒ کے وصال کو تو پچاس پچپن برس گذر چکے تھے جن بڑے بوڑھوں نے حضرت نانوتویؒ کو دیکھا تھا۔ انہوں نے تصدیق کی کہ حضرت خواجہ صاحب نے جو کچھ بتایا حضرت نانوتویؒ کا حلیہ شریف بعینہٖ ایسا ہی تھا۔ حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے مزار پر مراقبہ کے بعد والد صاحب فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ صاحب مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ شخص (یعنی والد صاحب) آپ کے خلفاء میں سے ہوگا۔ اس کو ہدایت کرو کہ یہ ہمارے پاس آیا کرے، والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں اس وقت بالکل مبتدی تھا اور بیعت کو تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ مگر شاہ صاحب کی بشارت پوری ہوئی، اللہ نے میری مدد فرمائی تاآنکہ خلافت اجازت سے سرفرازی نصیب ہوئی۔

اسی قیام دیوبند کے دوران حضرت خواجہ صاحب کی اکابر علمائے دیوبند سے بھی ملاقات ہوئی۔ مولانا قاسم نانوتویؒ اور مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے مزارات پر مراقبہ کے وقت بھی بعض بزرگ موجود تھے۔ حضرت خواجہ صاحب کے چلے جانے کے بعد ان اکابر کو بعض مجالس میں جس بات کا خاص طور سے ذکر کرتے ہوئے سنا گیا وہ یہ تھی کہ حضرت خواجہ صاحب اتباع سنت کا کامل نمونہ نظر آتے ہیں۔ نیز یہ کہ انکساری اور مسکینی اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہے۔ اس سے پہلے چونکہ حضرت خواجہ صاحب کبھی دیوبند تشریف نہیں لائے تھے، اس لئے ہمارے خاندان کے لوگ حضرت سے واقف نہ تھے۔ چنانچہ والد صاحب نے جب حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی تو ہمارے خاندان والے بڑے مضطرب تھے کہ نہ جانے والد صاحب پنجاب کے کس فقیر کے ہاتھ پر بیعت کر آئے ہیں۔ ان کے اس اضطراب کی بڑی وجہ یہ تھی کہ سلوک کی ابتداء میں والد صاحب پر دنیا سے بے رغبتی اور تنہائی و یکسوئی کی طلب کا بہت غلبہ تھا، فطری طور پر رشتہ داروں کو فکر تھی کہ نہ جانے کس فقیر نے کیا جادو کر دیا ہے۔ اب جو حضرت سے بالمشافہ زیارت نصیب ہوئی اور حضرت کے ارشادات سے مستفیض ہونے کا موقعہ ملا تو سب خاندان والوں کی آنکھیں کھل